مادر ملت اور بلوچستان

بلوچستان میں مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کا خصوصی خطاب ☆

(مرتب) ڈاکٹر انعام الحق کوثر

خواتین بلوچستان مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

۵ جولائی ۱۹۴۳ء کو شام ۷ بجے احاطہ عید گاہ اسلام آباد توغی روڈ کوئٹہ میں اخواتین بلوچستان مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس کی صدارت لیڈی ہارون نے فرمائی۔ قائداعظم کی ہمشیرہ صاحبہ مس فاطمہ جناح، لیڈی سر عبدالقادر، مسز قاضی محمد عیسیٰ، بیگم محمود صاحبہ، صفیہ کریم صاحبہ، قدسیہ بیگم، مسز رشید نیاز، بیگم ڈاکٹر فضل شاہ، حافظ سلطانہ بیگم، رشیدہ اختر بیگم، بیگم نجم الدین، بیگم انور علی، رضیہ بیگم، جمیلہ سلطان بیگم، عطیہ بیگم کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں خواتین بلوچستان نے شرکت فرمائی۔ پردے کا انتظام بخوبی تھا۔ سٹی مسلم لیگ کوئٹہ کی طرف سے میاں عبدالبشیر عید گاہ کے بڑے دروازے پر نگرانی کر رہے تھے۔ عید گاہ کے اندر کا صحن کافی بھر گیا ہوا تھا۔ مسز قاضی محمد عیسیٰ انتظامات کی دیکھ بھال اور تکمیل میں مصروف تھیں۔ تمام مجمع کو آپ کنٹرول کر رہی تھیں۔ اس لیے آپ محترمہ مس فاطمہ جناح اور صاحبہ صدر اجلاس کی تشریف آوری سے قبل جلسہ گاہ میں تشریف لائیں اور سٹیج اور لاؤڈ سپیکر کے تمام انتظامات کا معائنہ فرما کر تسلی کر لی۔ عین انتظار کی حالت میں مس فاطمہ جناح اور لیڈی ہارون تشریف لائیں۔ مجمع نے قائداعظم زندہ باد، پاکستان پائندہ باد کے نعرے بلند کیے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت اچھا تھا۔ خواتین کی حاضری خود ان کی سیاسی بیداری کا کافی ثبوت معلوم ہوتا تھا۔ اس سے قبل کبھی بھی ایسا شاندار خواتین کا اجتماع نہیں ہوا۔ اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ باقاعدہ کاروائی سے قبل مسز قاضی محمد عیسیٰ صدر مجلس استقبالیہ خواتین بلوچستان مسلم لیگ نے جلسہ کی صدارت کے لیے لیڈی ہارون سے استدعا کرتے ہوئے کہا کہ میں جلسہ کی صدارت کے لیے لیڈی ہارون سے درخواست کروں گی کہ وہ کرسی صدارت کو زینت بخشیں۔ چنانچہ لیڈی ہارون صاحبہ کرسی صدارت پر تشریف لائیں اور کاروائی اجلاس آپ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔

۱۔ تلاوت قرآن کریم

۲۔ ترانہ ملی: چین و عرب ہمارا

☆ ہفت روزہ الاسلام (خواتین نمبر) کوئٹہ، ۷ رجب المرجب، ۱۱ جولائی ۱۹۴۳ء، ص ۱-۲

اس کے بعد مسز قاضی محمد عیسیٰ خان نے بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ خواتین بلوچستان مسلم لیگ اپنا خطبۂ استقبالیہ پڑھا جو درج ذیل ہے:

خطبۂ استقبالیہ

محترمہ مس فاطمہ جناح وصاحبہ صدر محترمہ اور میری عزیز بہنو! آج ہمارے لیے بڑی خوشی اور خوش قسمتی ہے کہ ہم محترمہ مس جناح اور محترمہ صاحبہ صدر کا پرتپاک خیر مقدم کر رہی ہیں۔

میری عزیز بہنو! آج سرزمین بلوچستان کو یہ فخر حاصل ہوا ہے کہ ہمارے قائداعظم اور ان کی ہمشیرہ صاحبہ ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں اور لیڈی ہارون صاحبہ تشریف لائی ہیں جو اس وقت ہماری میٹنگ کی صدارت فرما رہی ہیں۔ میں آپ سب کی طرف سے ان محترمات کو خوش آمدید کہتی ہوں۔

عزیز بہنو! آپ سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ خدا کی رحمت سے آج ہندوستان کے اندر ہماری قوم کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کو جو اثر ورسوخ اور طاقت حاصل ہے اس میں ہمارا کافی حصہ۔ ہماری قوم دوصدیاں پیشتر سے آج تک مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجیے کہ سوچکی تھی مگر ہمارے قائداعظم کی بصیرت، دانائی اور رہنمائی نے ہماری پوری قوم کو بیدار کر دیا ہے اور یہاں تک کہ آج اس بیداری کی بدولت ہم بھی مردوں کے شانہ بشانہ اپنی قومی ترقی کے لیے کوشاں ہیں۔ میری ہمیشہ سے یہی کوشش رہی ہے کہ یہاں زیادہ سے زیادہ میری عزیز بہنیں خواتین مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں اور اپنی قوم کی ترقی اور بھلائی کے لیے مل کر کام کریں۔ قومی حقوق کے لیے متحد ہو کر آواز بلند کریں۔ ہمارے قائداعظم نے اس وقت قوم کے سامنے ایک نصب العین پیش فرما دیا ہے جو ہمارے عقیدہ کا ایک ضروری جزو بن چکا ہے جس کا نام پاکستان ہے کے حاصل کرنے میں ہم مل کر کوشش کریں اور اپنی قوم کے مردوں کا خوب ہاتھ بٹائیں۔

میں مکرر محترمہ مس فاطمہ جناح اور محترمہ صاحبہ صدر کا دلی محبت کے ساتھ آپ سب کی طرف سے خیر مقدم کرتی ہوں اور ان کی تشریف آوری اور آپ سب کی تکلیف فرمائی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اور رخصت چاہتی ہوں۔ خدا ہم سب کی مدد فرمائے۔ فقط والسلام

بیگم عیسی صدر مجلس استقبالیہ خواتین مسلم لیگ بلوچستان۔

خطبہ استقبالیہ کے بعد صدر اجلاس لیڈی ہارون نے ذیل کی صدارتی تقریر فرمائی:

محترمہ صدر مجلس استقبالیہ اور میری بہنو! اس وقت مجھے آپ سب کو دیکھ کر بہت خوی ہوئی ہے۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ اگرچہ گرم وقت ہے اور خانگی کاروبار کا وقت ہے لیکن پھر بھی آپ نے اپنی زندگی کا ثبوت پیش فرمایا ہے کہ

اس قدر تعداد میں یہاں تشریف لا دیں ہیں۔ میری بہنو! یاد رکھو کہ جس طرح مرد کام کر سکتے ہیں اور قوم کی خدمت میں حصہ لے سکتے ہیں، عورتیں بھی یقیناً اسی طرح ان کے شانہ بشانہ رہ کر اپنی قوم کی خدمت کر سکتی ہیں۔ اس وقت ہماری مسلم قوم کا واحد مطالبہ یہ ہو چکا ہے کہ ہم پاکستان لے کر رہیں گے تو آپ بہنوں کو یہی چاہیے کہ اس بات کو سمجھیں اس بڑے کام میں اپنے مردوں کی امداد کریں۔ یقیناً قوم کے مستقبل کی بھلائی بہت کچھ آپ بہنوں کے ہاتھ میں ہے۔ آپ اپنے گھر کے بچوں کو تیار کرنے اور انہیں تعلیم یافتہ بنانے میں واحد ذمہ دار ہیں اور انہیں بچوں پر قوم کا دارومدار ہے۔ یہ قوم کی بنیاد ہیں اور ان بچوں کی بنیاد آپ۔ اگر آپ نے بچوں کو تعلیم یافتہ کیا، اپنی گود میں ان کی تربیت کی، خود کفایت شعار بن کر ان کو کفایت شعاری کی تعلیم دی تو یقیناً ہماری قوم کا مستقبل بہت ہی روشن اور مضبوط ہوگا۔ یہ تمام کام پردے میں ہی ہو سکتے ہیں اور اسی طرح سے قوم کی بہتری بھلائی کے اور ہزاروں کام پردے میں ہو سکتے ہیں۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ آپ پردے سے باہر آ جائیں۔ اپنے بچوں کو، بچیوں کو، بہنوں کو تعلیم دلا دیں۔ تعلیم حاصل کریں۔ مرد اور عورت گاڑی کے دو پہیوں کی مثال ہیں۔ اگر گاڑی کا ایک پہیہ کام کرے اور دوسرا نہ کرے تو کچھ کام نہیں ہوتا اور وہ گاڑی نہیں چل سکتی۔

ہمارا قائداعظم

ہمارے قائداعظم کی خداوند تعالیٰ عمر دراز کرے انہوں نے اپنی قوم کی بہت بڑی خدمت فرمائی ہے۔ ہماری حالت اس سے پہلے اچھوتوں کی طرح ہوگئی تھی لیکن قائداعظم نے ہماری قوم کے مرد و زن کو بیدار کر دیا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ اسی بیداری کا نتیجہ ہے کہ آج یہاں اس قدر کثیر مجمع خواتین کا میرے سامنے ہے۔

بہنو! مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے آ جاؤ اور سب مل کر اپنی قوم کی خدمت کرو۔ میں ایک مرتبہ مسلم لیگ کے سلسلے میں دہلی جا رہی تھی تو چند ہندو خواتین مجھے ملیں جنہوں نے مجھے یہ کہا کہ آپ مسلم لیگر ہیں۔ مسلمان عورتیں بھی حصہ لیتی ہیں اور حصہ لینے لگ پڑی ہیں۔ تو میں نے ان سے کہا کہ کیوں وہ انسان نہیں ہیں کیا؟ اور ان کے دلوں میں اپنی قوم کی ترقی کا احساس نہیں ہے کیا؟ آپ سب کو مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جانا چاہیے۔ مسلم لیگر بن کر اپنے حقوق حاصل کرو۔ اس وقت نہ ہم میں تعلیم زیادہ ہے اور تجارت ہمارے ہاتھ میں ہے۔ کام تو غریب مسلمان کر رہے ہیں لیکن اس کا نفع لے رہے ہیں ہندو!

کفایت شعاری

عزیز بہنو! سب کچھ آپ کے ہاتھ میں ہے، آپ قوم کو بنا سکتی ہیں تعلیم سے، تجارت سے، کفایت شعاری سے، آسودہ حالی سے، ہمسایہ کی خدمت سے، آپس میں محبت اور میل جول سے رہنا اپنی قوم کی ترقی کے لیے،

اپنے مردوں کا ہاتھ بٹانا۔ یہ سب کچھ آپ کے ہاتھ میں ہے لباس میں سادگی اختیار کریں۔ کفایت شعاری سے اخراجات کریں اور جو کچھ بچ رہے اس کو اپنے بچوں کی اچھی تعلیم پر خرچ کریں۔ غریبوں پر رحم کرنا سیکھیں۔ اب خدا کے فضل سے مسلمان جاگ اٹھے ہیں۔ ہمارے قائداعظم نے بہت بڑی قربانی فرمائی ہے۔ ایک ایسی قوم کو جو بٹ جانے کے بالکل قریب ہو چکی تھی بنا دیا ہے اور وہ ہر جگہ پر ایک ہو رہے ہیں۔ ہم سب کو کوشش کر کے ایک ہو جانا چاہیے۔ قائداعظم نے ایک ہی اسلامی جھنڈا پیش کیا ہے۔ جس کے نیچے ہم سب کو جمع ہو جانا چاہیے، پھر پاکستان کی منزل ہم حاصل کر لیں گے۔ ہم اپنا حق چاہتے ہیں اور ہندوؤں کو ان کا حق دینا چاہتے ہیں۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ اگر ایک مرکز کی حکومت کے ماتحت ہم سب آ جائیں تو ۷۵٪ ہندو لیں گے اور باقی ۲۵٪ میں سے ہم کو ۵٪ بمشکل دیں گے۔ ایک مرتبہ ایک سفر میں چند ہندو عورتیں میرے ساتھ تھیں۔ ان کے تین سالہ بچے کو سخت پیاس لگی۔ میں نے پانی پیش کیا لیکن انہوں نے بچے کو میرا دیا ہوا پانی پلانے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ اس وقت تین سالہ بچے کو سخت پیاس لگ رہی تھی۔ اس قدر ہم سے جو قوم چھوت چھات کرتی ہے اس سے ہم کیسے مل سکتے ہیں۔ بہنو! چوبیس گھنٹے میں سے ایک گھنٹہ ضرور قومی کام کو دیا کرو۔ قائداعظم کی خدا عمر دراز کرے ان کی رہنمائی سے مسلمان قوم جاگ اٹھی ہے۔ خاوند اگر بادشاہ ہے تو عورت اس کی وزیر ہے اور بغیر وزیر کی مدد اور مشورے کے بادشاہ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ آپ اپنے مردوں کی مدد کریں۔

اخیر پر محترمہ صاحبہ صدر نے اتفاق پر ایک مختصر سی نتیجہ خیز کہانی بیان فرمائی اور سب حاضرات محترمات سے اپیل کی کہ وہ ایک ہی اسلام علم اور پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں اور قائداعظم کے حکم پر جان دیں۔ مسلم لیگ زندہ باد، قائداعظم زندہ باد، کے نعروں پر آپ نے سٹیج سے رخصت کی۔ اس کے بعد محترمہ سلطانہ بیگم نے مسلم لیگ کا ترانہ پیش فرمایا:

ع مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ

جس سے حاضرات پر بہت ہی بہترین اثر ہوا۔ بار بار مسلم لیگ زندہ باد کے نعرے خواتین نے بلند کیے جو کافی زوردار اور اثر پرور تھے۔ ترانہ مسلم لیگ کے بعد محترمہ بیگم سیٹھی محمد عالم سٹیج پر تشریف لائیں اور ایک نظم باندازِ ترنم پیش فرمائی جس کا ایک شعر یہ تھا:

مسلمانو! اگر اولاد سے سچی محبت ہے
انہیں تعلیم دے کر صاحب علم و ہنر کر دو

اس کے بعد ڈاکٹر فضل شاہ صاحب کی صاحبزادی بعمر دس سال عزیزہ پروین کوثر سٹیج پر آئیں۔ ایک مختصر سی

تقریر کی کہ آزادی ہر مسلمان کا فطری حق ہے، خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارے خدا نے قائداعظم جیسے رہبر کو ہمیں عطا فرمایا ہے جنھوں نے کانگریس کے فتنہ وفساد سے ہمیں محفوظ رکھا، جو مسلمان قوم کی اپنی حکومت کے لیے جدوجہد فرما رہے ہیں۔ ہم سب کو قرآن مجید کی اس ہدایت کے مطابق جس کا مطلب یہ ہے:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

عمل کرنا چاہیے۔

اس کے بعد محترمہ بیگم قاضی محمد عیسیٰ خان نے اعلان فرمایا کہ آپ حاضرات کے سامنے اب پہلا ریزولیوشن تعلیم کے متعلق عطیہ بیگم پیش کریں گی۔

ریزولیوشن نمبر ا

خواتین بلوچستان مسلم لیگ کا یہ اجلاس نہایت رنج وافسوس سے اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ بلوچستان میں عموماً اور کوئٹہ میں خصوصاً مسلمان بچیوں کے لیے کوئی بھی خاطر خواہ تعلیم کا انتظام نہیں ہے۔ صرف ایک گرلز ہائی سکول حال ہی میں جاری کیا گیا ہے جو شہر کے بالکل باہر اور دور واقع ہے۔ لہٰذا ہم حکومت کی توجہ خاص اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہیں کہ حکومت بلوچستان فوراً ایک باقاعدہ گرلز ہائی سکول شہر کے کسی نہایت موزوں حصہ میں قائم کرے تاکہ ہماری بچیاں اس سے صحیح طور پر مستفید ہوسکیں۔ تجویز عطیہ بیگم۔

اس ریزولیوشن کی تائید میں محترمہ رضیہ بیگم، محترمہ بیگم آغا صاحب، قدسیہ بیگم، بیگم انور علی نے مدلل اور پرزور تقریریں فرمائیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ بلوچستان میں عموماً اور کوئٹہ میں خصوصاً ہماری مسلمان بچیوں کی تعلیم کا انتظام ہرگز خاطر خواہ نہیں ہے بلکہ نفی کے برابر ہے۔ مسلمان بچیوں کو سخت تکلیف ہے کہ وہ خالصہ گرل سکول میں یا سناتن دھرم گرل سکول میں جا کر اپنے مذہبی عقائد اور تربیت سے بالکل دور جا پڑتی ہیں۔ باتفاق رائے یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔

اس کے بعد دوسرا ریزولیوشن حضرت قائداعظم کی ذات گرامی پر مکمل اعتماد سے متعلق تھا جس کو بیگم قاضی محمد عیسیٰ نے بدیں الفاظ پیش فرمایا:

بہنو! قائداعظم کی خدمات بالکل ظاہر ہیں۔ وہ ایسی بے مثال ہیں کہ ان کے متعلق کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ یقیناً مسلمان قوم کی ایسی عظیم الشان خدمات صدیوں سے کسی نے نہیں کی تھیں۔ ہمیں خدا نے ایک ایسا اصلی قائد عطا فرمایا ہے جس کو گاندھی کی چالیں اور فریب کاریاں اپنے صحیح راستہ سے نہ ہٹا سکیں۔ ایسا قائد جس کو کروڑوں روپیہ نہ

خرید سکا۔ایسا قائد جس نے آج تک طرح طرح کی قربانیاں فرمائیں، ایسا قائد جس کو دنیا کی کوئی طاقت مرعوب نہ کر سکی۔انہوں نے ہمارے لیے کیا کیا قربانیاں نہیں کیں۔جس قدر بھی ان کی تعریف کریں کم ہے۔نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان یہ ریزولیوشن بآواز بلند پاس ہوا۔ریزولیوشن کے الفاظ یہ ہیں:

ریزولیوشن نمبر۲

خواتین مسلم لیگ بلوچستان کا یہ اجلاس حضرت قائداعظم کی ذات گرامی پر مکمل اعتماد کا اظہار بڑے فخر کے ساتھ کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے کہ مسلمانان ہند کے محبوب ترین رہنما کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے جہاں ہر فرد مسلم پیش پیش ہوگا وہاں ہر مسلمہ ان کے دوش بہ دوش تیار کھڑی ہوگی اور کسی قسم کی قربانی میں کسی سے پیچھے نہ رہے گی اور اپنے قومی نصب العین (پاکستان) کے حصول کے لیے ہر ممکن قربانی دے گی۔تجویز بیگم قاضی عیسیٰ۔

اس کے بعد بلوچستان کی اصلاحات کے متعلق اہم ریزولیوشن پیش ہوا۔ریزولیوشن کو محترمہ رضیہ بیگم نے پیش کیا جس پر سلطانہ بیگم اور بیگم محمود صاحبہ نے بہترین تقریریں فرمائیں۔بیگم محمود صاحبہ نے اپنی عزیز بہنوں کو بتلایا کہ اسلام دنیا میں قربانیوں سے ہی بڑھا ہے۔دنیا میں اگر کوئی قوم قربانی نہیں کرتی تو وہ دنیا میں کامیاب بھی کبھی نہیں ہوتی۔آپ اپنے بچوں میں ابھی سے یہ احساس پیدا کیجیے کہ وہ قربانی کرنا سیکھیں، صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے ہمارے لیے بہترین قربانی کے کارنامے پیش فرمائے ہیں۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی مثال محترمہ مقررہ نے پیش کرتے ہوئے خواتین کو بے حد متاثر کیا۔ریزولیوشن کے اصل الفاظ درج ذیل ہیں۔ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

ریزولیوشن نمبر۴

بلوچستان مسلم لیگ خواتین کا یہ اجلاس بلوچستان کی اصلاحات کے لیے صوبائی مسلم لیگ کی پرزور تائید کرتا ہے اور حکومت سے اپنے جائز حقوق طلب کرتا ہے۔علاوہ ازیں صوبائی مسلم لیگ کو یقین دلاتا ہے کہ اگر اس سلسلے میں ہمیں کسی قسم کی قربانی دینے کی ضرورت پڑی تو ہم کبھی بھی دریغ نہیں کریں گی۔تجویز، رضیہ بیگم، تائید، صفیہ کریم۔

اس ریزولیوشن کی تائید صفیہ کریم صاحبہ اور رشید نیاز بیگم نے فرمائی۔

صفیہ کریم صاحبہ نے فرمایا کہ پاکستان حاصل کرنے کے لیے قربانیوں کی ضرورت ہے۔آج بچے بچے کی زبان پر پاکستان کا لفظ آ گیا ہے۔اپنی قوم کی محبت اور الفت ان کے دلوں میں پیدا کی جائے تاکہ وہ بڑے ہو کر اپنی قوم کے بہادر سپاہی بن سکیں۔

اس ریزولیوشن کے بعد قاضی محمد عیسیٰ خان صدر بلوچستان مسلم لیگ کی ذات گرامی پر مکمل اعتماد کا

ریزولیوشن محترمہ صفیہ کریم نے پیش فرمایا۔ جس کی مزید تائید بیگم رشید نیاز نے فرمائی اور ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔ ریزولیوشن کے اصل الفاظ یہ ہیں:

ریزولیوشن نمبر۵

خواتین بلوچستان مسلم لیگ کا یہ اجلاس بلوچستان مسلم لیگ کے صدر قاضی محمد عیسیٰ خان پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے انہیں یقین دلاتا ہے کہ اس صوبہ کی بیداری میں وہ اپنی مسلمان بہنوں کو کسی سے کم نہ پائیں گے۔ اس سلسلے میں ان کی ہر طرح مدد کرنے اور ان کے لیے ہر جائز قربانی کرنے سے کبھی دریغ نہیں کریں گی۔

تجویز، صفیہ کریم، تائید، بیگم رشید نیاز۔

خواتین کے مجمع کی انتظار، بے قراری کے پیش نظر محترمہ بیگم صاحبہ قاضی محمد عیسیٰ خان نے محترمہ مس فاطمہ جناح سے استدعا کی کہ آپ سٹیج پر تریف لا کر محترمات خواتین کو اپنے پند ونصائح سے مستفید فرمائیں۔ چنانچہ محترمہ مس فاطمہ جناح اللہ اکبر اور مس فاطمہ زندہ باد کے نعروں میں لاؤڈ سپیکر پر تشریف لائیں اور حسب ذیل تقریر فرمائی:

محترمہ فاطمہ جناح کا خطاب

محترمہ صدر صاحبہ و معزز خواتین، السلام وعلیکم! میری آج یہ خوش قسمتی ہے کہ مجھے آپ سب سے ملنے کا موقعہ ملا ہے۔ آپ بہنوں سے یہ نکتہ کوئی مخفی نہیں ہے کہ آج کے زمانہ میں ہر ایک قوم کی یہ کوشش ہے کہ وہ ترقی کی دوڑ میں اپنی دوسری ہمسایہ قوم سے آگے بڑھ جائے۔ یہ جذبہ ہر ایک قوم کے افراد میں، میں سمجھتی ہوں کہ بذات خود اچھی چیز ہے، لیکن دوسری قوم کے حقوق کو دبا کر کسی قوم کا آگے بڑھنا بہت ہی برا ہے۔

میری عزیز بہنو! آپ اپنی قومیت کا احساس کریں، آج ہر ایک قوم کی خواتین اپنی اپنی قوم کے لیے بہت کچھ کر رہی ہیں۔ ہمیں بھی کسی دوسری قوم کی عورتوں سے ہرگز پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔ آپ اپنی قوم کی بہت بڑی خدمت کر سکتی ہیں، تعلیم سے، تجارت سے اپنے مردوں کی مدد کر کے قوم کو مضبوط بنا سکتی ہیں۔ قائداعظم نے آج مسلمان قوم کے ایک ایک فرد کو کانگرس کے دھوکے سے بچا کر بیدار کر دیا ہے۔ آپ کانگرس کو تو جانتی ہوں گی جس نے مسلمانوں کو طرح طرح کے دھوکے دے کر ان کی قومیت کو ختم کرنا چاہا تھا۔ قائداعظم نے از سر نو مسلم لیگ کی تنظیم کی، قوم کو ایک جھنڈا، ایک پلیٹ فارم اور ایک مقصد پیش کر دیا ہے۔ آپ کو میری یہ ہدایت ہے کہ آپ مسلم لیگ کے ممبر بن جائیں، ایک ہو جاؤ اور ایک پلیٹ فارم سے آواز بلند کرو۔ آپ کی قوم کا متفقہ مقصد پاکستان ہے، تعلیم، تجارت اور تنظیم کی قوت سے اس کو حاصل کرو۔ آپ کی تقریر کے بعد محترمہ بیگم قاضی محمد عیسیٰ خان نے لیڈی سر عبدالقادر بارایٹ لاء جو یہاں تشریف لائی ہوئی تھیں سے استدعا کی لیڈی سر عبدالقادر سٹیج پر تشریف لے آئیں اور ذیل کی ایک مختصر تقریر سے

حاضرات کو متاثر فرمایا:

محترمہ صدر صاحبہ اور میری عزیز بہنو! میں آپ کے اس شاندار مجمع کو دیکھ کر آپ سب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں، آپ کا یہ مجمع اس امر کو بخوبی ثابت کر رہا ہے کہ آپ میں کس قدر بیداری، اپنی قوم کی ترقی کا صحیح احساس، قائداعظم کی ذات گرامی سے محبت اور ان کی رہنمائی پر مکمل اعتماد پیدا ہو چکا ہے۔ جس صوبہ کو عام طور پر پسماندہ کہا جاتا ہے یہ اس صوبہ کی خواتین کی بیداری کا حال ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ آپ میں بیداری آ گئی ہے اور آپ وہی کچھ مانگ رہی ہیں جو کچھ کہ آپ کے ہمسایہ صوبوں کو مل چکا ہے۔ آپ نے قائداعظم کے نصائح و ہدایات سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آپ کے سامنے محترمہ مس فاطمہ جناح نے بہت اچھی تقریر فرمائی ہے۔ آپ دوسرے صوبہ کی خواتین سے کسی طرح بھی اپنی قومی ترقی کے خیال میں کم نہیں۔ جس شوق اور خاموشی کا آپ نے ثبوت پیش کیا ہے اس میں ہی ہماری قوم کی ترقی اور بڑھنے کا راز ہے۔ یاد رکھو دنیا میں کوئی قوم نہیں بڑھی جب تک کہ عورتوں نے اس کی مدد نہیں کی۔ قربانی کا مقصد صرف یہ نہیں کہ آپ جسمانی طور پر شہید ہو جائیں، بلکہ وقت کی قربانی بھی کی جا سکتی ہے۔ ذاتی نفع اندوزی کا قربانی یہ ہے کہ آپ اپنے ذاتی مفاد کو بھی قومی مفاد پر قربان کر دیجیے۔ اگر مسلمان عورتیں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ گئیں تو قوم کی ترقی بہت مشکل ہو جائے گی۔ اب خدا کا فضل ہوا کہ خدا نے ہمیں قائداعظم جیسا ایک فرزانہ و یکتا قائد عطا فرمایا ہے جنہوں نے مسلمان قوم کو سنبھال لیا ہے اور مسلمان قوم کی حالت صبح کا بھولا شام کو واپس آنے کی طرح ہے جس کو بھولا نہیں کہنا چاہیے۔ آپ کی گودوں میں بچے پلتے ہیں، ان کو تربیت یافتہ آپ کرتی ہیں۔ ان کی تربیت ایسی ہونی چاہیے جس سے وہ اپنی قوم کے جاں باز سپاہی بن سکیں۔ ہندو عورتیں بڑی کفایت شعاری سے کام لیتی ہیں اور ہم ماشاءاللہ ان کے مقابلہ میں بہت خرچ کرنے والی ہیں۔ آپ آج سے یہ فیصلہ کر لیں کہ کفایت شعاری کو اپنی زندگی کا ایک ضروری جز بنا لیں گی۔ آج بڑی خوشی ہے کہ محترمہ مس فاطمہ جناح اور قائداعظم یہاں کوئٹہ میں آپ کے ہاں تشریف لائے ہیں، آپ سب کا فرض ہے کہ قائداعظم اور محترمہ مس جناح کی ہدایات پر کاربند ہوں۔ علم حاصل کریں، بچوں کو تعلیم دلائیں اور صحیح معنوں میں مسلمان بیویاں بنیں، خدا حافظ۔ (پر زور تالیاں)

اس کے بعد ایک نظم ''اسلام کا چاند'':

ع　　یہ چاند وہ نہیں ہے آ جائے جو گہن میں

بیگم قاضی محمد عیسیٰ خان صاحبہ نے پیش کی اور اس کے بعد محترمہ بیگم موصوف نے حسب ذیل تقریر سے محترمہ صاحبہ صدر محترمہ مس فاطمہ جناح اور دیگر جملہ خواتین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک مستقل کام کرنے والی کمیٹی کے لیے دس تعلیم یافتہ خواتین کے نام مانگے اور استدعا کی کہ آئندہ ہر ماہ میں ایک جلسہ ضرور ہو جایا کرے۔

محترمہ صاحبہ صدر اور عزیز بہنو! اس سے قبل کہ یہ میٹنگ برخاست ہو میں محترمہ صاحبہ صدر اور محترمہ مس جناح اور آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں، ایک بہت ہی ضروری بات یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آئندہ کام چلانے کے لیے دس پڑھی لکھی بہنوں کی ضرورت ہے جو ہماری خواتین مسلم لیگ کے ضابطہ اور قواعد کو مرتب کر کے ان کے کام کو چلا سکیں اور میں بھی انشاء اللہ ہر وقت ان کے ساتھ رہ کر خدمت انجام دے سکوں گی۔ مجھے امید ہے کہ چھ بہنیں اپنا نام پیش کر کے اپنی ملت اور قوم پر نوازش فرمائیں گی تاکہ ایک سب کمیٹی بنائی جائے اور آئندہ کا کام برابر جاری رہ سکے۔ ابھی ابھی اسی وقت ہی میری وہ دس بہنیں جو اپنا نام دینا چاہتی ہیں مجھے اپنا نام معہ مکمل پتہ دے دیں، اس لیے کہ کمیٹی بنا کر کام چلانے میں زیادہ تاخیر نہ ہو۔ اس اپیل پر مفصلہ ذیل خواتین نے کمیٹی کی رکنیت اور اس میں مستقلاً کام کرنے کے لیے اپنے نام پیش کیے اور ایک کمیٹی کی تشکیل ہوئی۔ رکنیات کمیٹی، بیگم محمود، صاحبزادی قدسیہ بیگم، مسز رشید نیاز، بیگم ڈاکٹر فضل شاہ، حافظہ سلطانہ بیگم، محترمہ صفیہ کریم، بیگم نجم الدین، رشیدہ اختر بیگم۔

مجمع میں اول سے آخر تک انتظام بہت اچھا رہا۔ پردے پر بڑی پابندی، نگرانی اور سخت احتیاط رہی۔ جلسہ کے جملہ انتظامات اور سٹیج وغیرہ کی آرائش کو بیگم قاضی عیسیٰ صاحبہ نے حسن طریق نبھایا۔ اجلاس بالآخر ساڑھے نو بجے نعرہ ہائے تکبیر، قائداعظم زندہ باد، قاضی عیسیٰ زندہ باد، مسلم لیگ زندہ باد کے درمیان برخاست ہوا اور ہزاروں کی تعداد میں باپردہ خواتین اپنے اپنے گھروں کو تشریف لے گئیں۔

(ہفتہ وار ''الاسلام'' (خواتین نمبر) کوئٹہ، ۷ رجب المرجب، ۱۱ جولائی ۱۹۴۳ء، ص ۱۔۲)